www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مجلس التحقیق الاسلامی لاہور

دار الافتاء

قیمت پیشگی لیکر جنس وقتِ مقررہ پر دینا

شیخ الحدیث مولانا سلطان محمود صاحب جلال پور پیر والہ ضلع ملتان

سوال

ایک آدمی نے دوسرے سے دو سو روپے لیے اور کہا دس روپے من کے حساب سے فصل میں سے دو سو روپے کی گندم ادا کر دوں گا۔ اگر میرے پاس اپنی گندم نہ بھی ہوئی تو کسی سے لے کر تمہیں ضرور ادا کروں گا اور اسی بھاؤ پر۔ کیا یہ بیع جائز ہے؟

جواب

جائز ہے۔ صحیحین میں حدیث ہے:

قدم النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) وھم یسلفون فی الثمار السنة و السنتین فقال من أسلف فی شیء فلیسلف فی کیل معلوم و وزن معلوم الی أجل معلوم

یعنی جب آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) ہجرت فرما کر مدینہ میں تشریف لائے تو دیکھا کہ لوگ پھلوں میں ایک ایک سال اور دو دو سال کی میعادی بیع (یہ وہی بیع ہے جس کی صورت سوال میں بیان کی گئی ہے اور جسے سلم کہتے ہیں) کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص بیع سلم کرے تو اسے ماپ تول کا حساب اور میعاد مقررہ طے کر لینی چاہیے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے جس کو امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں بیان فرمایا ہے:

عن عبد اللہ بن ابی اوفیٰ و عبد الرحمٰن بن ابزی قالا: کنا نصیب الغنائم

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

معر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان یا تینا انباط من انباط
الشام فنسلفھم فی الحنطۃ والشعیر والزبیب الی اجل مسمّٰی،
قیل: اکان لھم زرع، قالا: ماکنا نسألھم عن ذالک

یعنی ہم لوگ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ غنائم کے مال حاصل کرتے اور شام میں رہنے والے نبطیوں[1] کے ساتھ اجناس گندم جَو وغیرہ سے بیع سلم کیا کرتے تھے جس میں ایک میعاد مقرر ہو جاتی تھی۔ ان دونوں سے پوچھا گیا کہ جن نبطیوں کے ساتھ تم بیع سلم کیا کرتے تھے، کیا ان کی اپنی کھیتیاں ہوتی تھیں؟ جواب میں کہا ہم یہ بات ان سے نہ پوچھا کرتے تھے۔

شبہہ

اگر کوئی شخص یہ شبہ پیش کرے کہ یہ بیع معدوم کی ہے اور معدوم کی بیع سے حدیث میں ممانعت آئی ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ لا تبع مالیس عندک

ازالۂ شبہہ

اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث لا تبع مالیس عندک بیع حاضر (نقد) کے متعلق ہے۔ بیع سلم کے متعلق نہیں اور پہلی ذکر کردہ دونوں حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ پہلی حدیث میں دو دو سال کی بیع سلم کو بھی جائز رکھا ہے۔ صرف میعاد مقرر کرنا شرط فرمایا ہے اور ظاہر ہے کہ دو دو سال کے بعد واجب الادا چیز بیع کے وقت کب موجود ہوتی ہے۔ اسی طرح دوسری حدیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کیونکہ صحابہؓ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانہ میں بیع سلم کرتے تھے اور یہ نہ پوچھتے تھے کہ یہ چیز تمہارے پاس موجود ہے یا نہیں؟ اگر بیع سلم میں عقد (بیع) کے وقت جنس کا موجود ہونا یا بائع کے قبضہ میں ہونا شرط ہوتا تو صحابہؓ ایسی وضاحت طلب کیے بغیر سودا نہ کرتے اور اگر صحابہ کبھی بیٹھتے تو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو ایسا کرنے سے ضرور منع فرماتے اور صحابہؓ کا تعامل جو عہد نبویؐ میں ثابت

[1] عجمی لوگ جو عراقین کے درمیان آباد ہوئے تھے۔ ۱۲

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ہو اور آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اس پر انکار ثابت نہ ہو تقریر حکمی ہے اور ایسی بات صحابہؓ میں حجت سمجھی جاتی تھی جس پر قول صحابیؓ "کنا نعزل والقرآن ینزل" شاہد ہے۔ اسی شبہ کا ازالہ کرتے ہوئے صاحبِ سبل السلام نے دوسری حدیث کے تحت لکھا ہے:۔

"الحدیث دلیل علی صحۃ السَّلَمِ فی المعدوم حال عقد اذ لو کان من شرطہ وجود المسلم فیہ لاستفصلوھم وقد قال ماکنا نسالھم، وترك الاستفصال فی مقام الاحتمال ینزل منزلۃ العموم فی المقال"

پھر آگے چل کر پہلی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"واحسن منہ فی الاستدلال انہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرّ اھل المدینۃ علی السلم سنۃ وسنتین والرطب ینقطع فی ذالك"

اسی طرح علامہ شوکانیؒ حدیث لا تبع مالیس عندك کے تحت لکھتے ہیں:۔

"قال البغوی: النھی فی ھذا الحدیث عن بیوع الاعیان التی لا یملکھا اما بیع شیء موصوف فی ذمتہ فیجوز فیہ السلم بشروطہ فلو باع شیئًا موصوفا فی ذمتہ عام الوجود عند المحل المشروط فی البیع جاز وان لم یکن المبیع موجودا فی ملکہ حالۃ العقد"

یہ یاد رہے کہ ائمہ سنت میں سے کوئی بھی اس بات کا قائل نہیں ہے کہ بیع سلم میں مسلم فیہ جنس کا بوقت عقد بائع کے پاس ہونا شرط ہے۔ البتہ فقہاء حنفیہ کے نزدیک زمان عقد میں بازار میں موجود ہونا شرط ہے۔ بائع کے پاس ہونے کی وہ بھی شرط نہیں کرتے اور دونوں مذکورہ بالا حدیثیں اس مسلک کے بھی خلاف ہیں۔ ہاں بیع سلم کے بارہ میں کچھ مزید شرعی پابندیاں ہیں۔

۱۔ مسلم فیہ چیز جب تک قبضہ میں نہ آ جائے۔ دوسرے شخص کے پاس فروخت نہیں کی جا سکتی جیسا کہ سنن ابی داؤد اور ابن ماجہ میں ہے:۔

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اسلم فی شیء فلا یصرفہ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

الی غیرہ

۲- دینے والے سے جنس کی قیمت نہیں وصول کی جاسکتی بلکہ وہی جنس لی جائے یا سودا ختم کر کے اصل ادا شدہ رقم ہی واپس لی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

من اسلف فی شیء فلا یاخذ الا ما اسلف او راس مالہ (دارقطنی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب سلطان محمود بقلم خود

دار الحدیث محمدیہ جلال پور پیروالہ

○

تفسیر جامع البیان

تفسیر الجمل مع الجلالین۔ نیل الاوطار۔ سنن الکبری للبیہقی۔ الترغیب والترہیب۔ عون المعبود تحفۃ الاحوذی۔ الزرقانی شرح الموطا۔ الزوائد لابن حبان۔ البدر الطالع۔ الاحکام فی اصول الاحکام۔ معرفۃ علوم الحدیث للحاکم۔ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال۔ الیواقیت والجواہر۔ تہذیب التہذیب سیرۃ النبی لابن ہشام۔ حیوۃ الحیوان۔ اعلام الموقعین لابن قیم۔ مجمع الامثال۔ تاریخ طبری۔ الدین الخالص۔ سراج الوہاج۔ شرح مسلم شریف للنواب صاحب۔

آپ انمیں کوئی کتاب چھپنا چاہیں تو ہمیں یاد فرمائیے

رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار لائل پور

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ